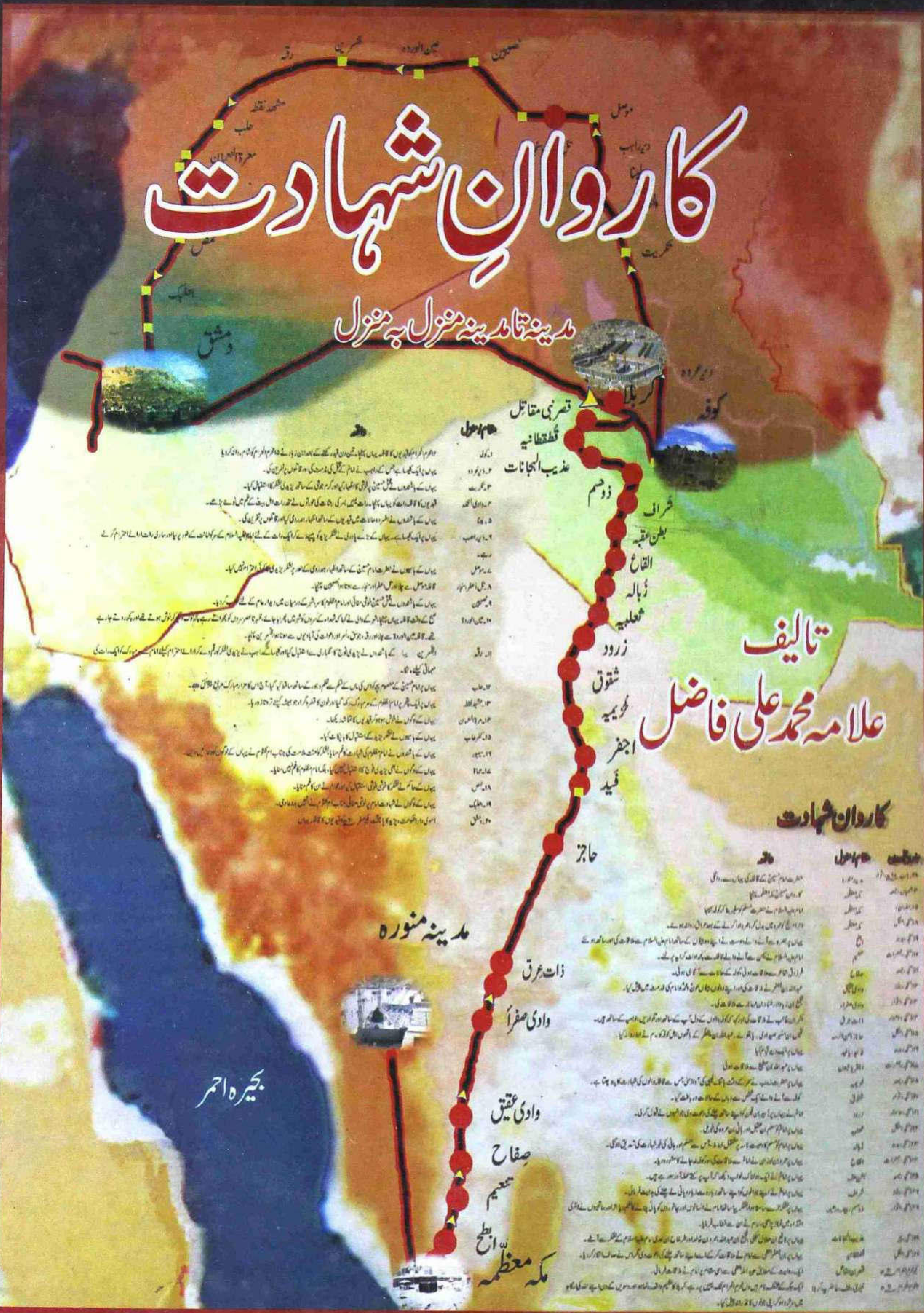
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف

علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّھدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

ایک اور روایت کے مطابق حضرت امام عالیمقامؑ نے فرمایا:

''تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اپنے انجام کا علم نہیں ہے، یا بغیر سوچے سمجھے سفر کر رہا ہوں؟ تم جان لو کہ: دین اسلام کی حفاظت، خانہ خدا کا احترام، نماز اور روزہ کی بقا اسی میں ہے کہ میں اس سفر کو جاری رکھوں اور لباسِ شہادت میں اپنی بات لوگوں سے منواؤں اور لوگوں تک حقائق پہنچاؤں، مجھے اپنے جد بزرگوار کا حکم ہے کہ مسلمانوں کے ضائع شدہ حقوق کو ظالموں کے ہاتھوں سے واپس دلاؤں''

۱۰۔ خزیمیہ

(جمعہ ۱۸/ ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد ۱ ص ۴۶۶ میں ہے کہ) کاروانِ عزم و استقلال، خزیمیہ کے مقام پر پہنچا، خزیمیہ، مکہ سے آنے والے حجاج کرام کیلئے ''ثعلبیہ'' کے بعد ایک منزل کا نام ہے جو خزیمہ بن خازم سے منسوب ہے یہ کوفہ کی جرنیلی سڑک پر واقع ہے اور ثعلبیہ سے اس کا ۳۲ میل کا فاصلہ ہے، (بحار الانوار جلد ۴۴ ص ۳۷۲، مقتل خوارزمی جلد ۱ ص ۲۲۵ میں ہے کہ) امام عالیمقامؑ نے یہاں پر ایک دن اور ایک رات قیام کیا، صبح دم جب آپ یہاں سے چلنے کی تیاری میں مصروف تھے تو آپ کی ہمشیرہ محترمہ علیا مخدرہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا آپ کے پاس تشریف لائیں اور آ کر عرض کیا: ''جان برادر! آج آدھی رات کے وقت جب میں خیمے کے دروازے پر آئی تو ہاتف کو یہ کہتے سنا:

اَلَایَا عَیۡنُ فَاحۡتَفِلِیۡ بِجَھۡدٍ   وَمَنۡ یَّبۡکِیۡ عَلَی الشُّھَدَآءِ بَعۡدِیۡ

عَلٰی قَوۡمٍ تَسُوۡقُھُمُ الۡمَنَایَا   بِمِقۡدَارٍ اِلٰی اِنۡجَازِ وَعۡدٍ

اے میری آنکھ خوب جی بھر کے آنسو بہا، ان شہداء پر کہ جنہیں موت ان کی مقتل کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہی ہے، جہاں کے لئے انہوں نے اپنے رب سے وعدہ وفا کرنے کا عہد کیا ہے

تو امامؑ عزم و وفا نے بڑے سکون کے ساتھ ارشاد فرمایا:

''یَا اُخۡتَاہُ کُلُّ مَا قُضِیَ فَیَکُوۡنُ'' ماں جائی! جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔

۱۱۔ شقوق
(اتوار ۲۰/ ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان جلد ۳ ص ۳۵۶) میں ہے کہ "شقوق" کوفہ سے مکہ جانے والے راستے پر "واقصہ" کے بعد ایک جگہ کا نام ہے۔

چونکہ سرکارِ شہادت کا کاروان، منزلِ خزیمیہ پر ایک دن اور ایک رات قیام کر چکا تھا لہٰذا آپ کا یہ قافلہ مقام شقوق پر بروز اتوار ۲۰/ ذی الحجہ ۶۰ھ پہنچا، (ابن عساکر، مقتل خوارزمی، مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۹۵، الامام الحسین واصحابہ ص ۱۶۵، الملہوف) میں ہے کہ اس منزل پر امام عالیمقامؑ نے ایک شخص کو آتے دیکھا تو اسے اپنے پاس بلا کر کوفہ کے حالات دریافت فرمائے، اس نے عرض کی: "فرزند رسولؐ! کوفہ اور عراق کے لوگ آپ کی مخالفت پر متحد ہو چکے ہیں اور آپ سے لڑنے کیلئے بھی ہم پیمان ہو چکے ہیں"

یہ سن کر امام عالیمقامؑ نے فرمایا:

"اِنَّ الْاَمْرَ لِلّٰهِ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَرَبُّنَا تَبَارَكَ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ"

تمام امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے، ہمارے بابرکت رب کے ہر روز خاص ارادے ہوتے ہیں...... پھر اس کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے

۱. فَاِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيْسَةً — فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰهِ اَعْلٰى وَاَنْبَل
۲. وَاِنْ تَكُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهَا — فَمَا بَالُ مَتْرُوْكٍ بِهٖ الْحُرُّ يَبْخَل
۳. وَاِنْ تَكُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا — فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الْكَسْبِ اَجْمَل
۴. وَاِنْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ — فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ اَفْضَل
۵. عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ يَا آلَ اَحْمَدٍ — فَاِنِّيْ اَرَانِيْ عَنْكُمْ سَوْفَ اَرْحَل

❁ اس دنیا کی زندگی اگر بعض لوگوں کی نگاہ میں قیمتی اور گرانبہا ہے، تو خداوند عالم کا ثواب اور جزا اس سے زیادہ قابلِ قدر اور قیمتی ہے۔

❁ اگر مال کا جمع کرنا اس لئے ہے کہ آخر اسے چھوڑ جانا ہے، تو پھر کسی شریف آدمی کو کیسے زیب دیتا

ہے کہ وہ اس کے بارے میں بخل سے کام لے۔

❁ اگر انسان کی روزی اور رزق تقسیم اور مقرر شدہ ہے تو پھر روزی کمانے میں انسان جتنا کم حرص کرے اتنا ہی بہتر ہے۔

❁ اگر بدن مرنے کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں تو انسان کا راہ خدا میں قتل ہو جانا کتنا بہتر ہے؟

❁ اے آلِ احمدؐ! تم پر خدا کا درود وسلام ہو! اور میں بھی خود کو دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد تمہارے پاس سے کوچ کرنے والا ہوں۔

تاریخ اعثم کوفی کے مطابق اسی منزل پر فرزدق شاعر کی امام علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی، جبکہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ منزلِ صفاح پر یہ ملاقات ہوئی تھی، لیکن سید بن طاؤس فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے مذکورہ اشعار فرزدق ہی کے اس استفسار پر ارشاد فرمائے تھے، جب اس نے پوچھا کہ: ''آپ کوفیوں سے کیسی امیدیں وابستہ کر کے ان کی طرف جا رہے ہیں جبکہ وہ آپ کے چچازاد بھائی مسلمؑ کو قتل کر چکے ہیں؟!''

امام عالیمقامؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا، خدا مسلم پر رحمت فرمائے، مسلم خدا کی رحمت، بہشت اور رضوان کو سدھار گئے اور جو کچھ ہمارے ذمہ ہے وہ ہم نے پورا کرنا ہے اس کے بعد مندرجہ بالا اشعار پڑھے۔

۱۲۔ زرود
(پیر ۲۱/ ذیحجہ سنہ ۶۰ ھ)

(معجم البلدان جلد ۴ ص ۳۲۷، مراصد الاطلاع جلد ۲ ص ۶۶۴ میں ہے کہ) کوفہ کی طرف سے مکہ جانے والوں کے راستے میں ''ثعلبیہ'' اور ''خزیمیہ'' کے درمیان ایک جگہ کا نام ''زرود'' ہے اس کا خزیمیہ سے ایک میل کا فاصلہ ہے، یہاں پر ایک بہت بڑا حوض ہے، جبکہ مراصد الاطلاع کے مطابق یہ جگہ مکہ کے راستے پر ''رمل'' کے بعد واقع ہے، اور یہاں پر قصرِ اصفر بھی ہے، شاید وہی قصرِ زرود ہو، زرود کے مقام پر ایک خاص واقعہ رونما ہو چکا ہے جسے ''یومِ زرود'' کہتے ہیں۔

بہر حال (حیاۃ الامام الحسینؑ جلد ۳ ص ۶۶، الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۶۶ میں ہے کہ) کاروانِ عزم ووفا ۲۱/ ذیحجہ بروز پیر یہاں پر پہنچا، امام علیہ السلام نے یہاں سے کچھ فاصلے پر چند خیمے لگے ہوئے دیکھے، پوچھا یہ خیمے کس کے ہیں؟ بتایا گیا زہیر بن قین کے ہیں!

زہیر بن قین سے ملاقات:

زہیر بن قین کا شمار ''شیعیانِ عثمان'' میں ہوتا تھا، اسی سال وہ حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد واپس کوفہ جارہے تھے۔

بنی فزارہ اور بجیلہ کے کچھ افراد بھی زہیر کے ہم سفر تھے، ان کا بیان ہے کہ ہم حج بیت اللہ کی ادائیگی کے بعد گھروں کو لوٹ رہے تھے، راستے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ساتھ مگر دور ہو کر چل رہے تھے، جب امامؑ کا قافلہ کسی جگہ پر پڑاؤ کرتا تو ہم اس سے دور کسی مقام پر قیام کرتے، مگر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ہمیں مجبوراً ان کے قریب ایک جگہ پر قیام کرنا پڑا، اور یہ جگہ ''زرود'' نامی تھی۔

ہم یہاں پر زُہیر کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک حسین بن علیؑ کا قاصد ہمارے پاس آن پہنچا۔ سلام کے بعد کہنے لگا: ''زُہیر! مجھے اباعبداللہ الحسین علیہ السلام نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ آپ کو ملاقات کیلئے بلا رہے ہیں'' یہ سن کر ہم سب نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لئے، اور ہم پر سناٹا چھا گیا، چونکہ زُہیر ملاقات نہیں کرنا چاہتے تھے لہٰذا ملاقات کیلئے لیت و لعل سے کام لینے لگے۔

ابومخنف کے بقول زُہیر کی زوجہ جس کا نام ''دلھم'' یا بروایتے ''دیلم بنت عمرو'' تھا یہ ماجرا دیکھ رہی تھی، کہنے لگی: ''سبحان اللہ!! فرزند رسولؐ آپ کو یاد فرما رہے ہیں اور آپ جانے کیلئے پس و پیش سے کام لے رہے ہیں، کیا ہو جائے گا کہ آپ ان کے پاس جائیں اور ہو کر واپس آجائیں!!''

زُہیر بوجھل جسم کے ساتھ اٹھے اور خدمت امامؑ میں چل دیئے، مگر زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ مسرور و شاداں واپس آگئے اور آتے ہی حکم دیا کہ تمام خیمے اور اسباب امام علیہ السلام کے خیام کے ساتھ منتقل کر دیئے جائیں، اور ساتھ ہی اپنی زوجہ سے کہا کہ: ''میں نے تمہیں طلاق دے دی ہے، لہٰذا تم اپنے میکے چلی جاؤ، کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں میری طرف سے خیرو خوبی کے علاوہ کچھ اور دیکھنا نصیب ہو، میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں رہوں اور اپنی جان ان کے قدموں پر نچھاور کر دوں اور میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے کسی ایسی حالت میں دیکھو جس سے تم پریشان ہو جاؤ!!''

(طبری جلد ۵ ص ۷۸ جلد ۶ ص ۲۲۴، اعیان الشیعہ ص ۱۸۴، مقتل ابن نما ص ۲۳، الملہوف ص ۳۰ میں ہے کہ)

اس کے بعد اس کے حق و حقوق ادا کرتے ہوئے بہت سا مال و متاع اس کے سپرد کیا اور اس کے چچازاد بھائیوں کے ہمراہ اس کے میکے روانہ کر دیا، نیک دل خاتون نے جب اپنے شوہر کا مصمم ارادہ دیکھ لیا تو رو کر اس سے خدا حافظی کی اور کہا:

''خدا آپ کا یارومددگار ہو اور اس سفر میں آپ کو خیروخوبی عطا کرے میری اتنی التجا ہے کہ جب بروز قیامت حسینؑ کے نانا سے ملاقات کریں تو مجھے بھی ضرور یاد کر لینا''

جبکہ بعض روایات کے مطابق اس معظمہ نے زہیر سے کہا:

''افسوس ہے زہیر! میں نے ہی مولاؑ کی خدمت میں جانے پر آمادہ کیا مگر آپ مجھے اس سعادت سے محروم کررہے ہیں؟ لہٰذا زہیر اسے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔''

(ارشاد شیخ مفید ص ۱۵۳، مقتلِ خوارزمی، تاریخ ابن اثیر جلد ۴ ص ۱۷ جلد ۲ ص ۵۰ میں درج ہے کہ) اس کے بعد زُہیر نے اپنے دیگر ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا:

جو میرے ساتھ آنا چاہتا ہے، بسم اللہ!! جو نہیں آنا چاہتا اس کی مرضی! اس کے ساتھ ہماری یہ آخری ملاقات ہے، البتہ ایک حدیث میں آپ سب کو سنائے دیتا ہوں اور وہ یہ کہ: ''جب ہم ۳۲ ھ میں بحیرہ خزر کے ایک شہر ''بلنجر'' کی فتح کیلئے گئے تو ہم نے وہاں پر جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح و نصرت کے ساتھ ہمکنار فرمایا اور بہت سی غنیمتوں سے نوازا، اس جنگ میں سلمان باہلی __ یا بروایتے سلمان فارسی __ بھی موجود تھے جنہوں نے ہماری خوشی اور مسرت کو دیکھ کر کہا: آیا آپ لوگ اس فتح وکامیابی پر مسرورو شاداں ہیں؟

تو ہم نے کہا: ''یقیناً'' تو انہوں نے کہا:

جب تم فرزند رسولؐ، سید شباب آلِ محمدؐ کے ہم رکاب ہو کر جنگ کرو گے تو جو غنیمت تمہیں وہاں ملے گی، تم وہاں پر اس سے زیادہ خوشی مناؤ گے، اس لئے کہ اخروی غنیمت دنیا کی غنیمت سے کئی گنا زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور آخرت کا ثواب، دنیوی جزا سے کہیں بہتر ہے''

یہ کہا اور ان کو الوداع کہہ کر خدمتِ امام میں چلے گئے۔

(اثبات الھداۃ جلد ۲ ص ۸۸۵، دلائل الامامۃ ص ۷۴ میں ہے کہ) سفر حج میں زُہیر کے ساتھی ابراہیم بن سعید کا کہنا ہے کہ:

''جب زہیر امامؑ کی خدمت میں پہنچے تو امام نے ان سے فرمایا:

''میں کربلا میں شہید ہو جاؤں گا اور میرا سر زحر بن قیس انعام کی لالچ میں یزید کے پاس لے جائے گا، لیکن یزید اسے کچھ بھی نہیں دے گا''۔

بہر حال زہیر بن قین امام عالیمقام علیہ السلام کے ساتھ کربلا پہنچے اور افتخار اور اعزاز کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرما کر خدمت رسول میں سرخرو اور سرفراز ہو کر پیش ہوئے''

۱۳۔ ثعلبیہ
(منگل ۲۲/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد ص ۲۷۶) یہ جگہ بنی اسد کے ایک شخص ''ثعلبہ'' نامی سے منسوب ہے جس نے یہاں پانی کیلئے کنواں کھودا تھا، مکہ کے راستے پر شقوق کے بعد واقع ہے۔ یہاں ایک گاؤں تھا جواب ختم ہو چکا ہے۔

(الامام الحسینؑ واصحابہ جلد ا ص ۱۹۶ میں ہے کہ) زُہیر بن قین کی ملاقات کے بعد امام عالی مقام علیہ السلام نے ''زرود'' سے کوچ فرمایا اور ۲۲/ذی الحجہ بروز منگل بوقت غروب اسی جگہ پر پہنچے۔

مسلم بن عقیلؑ کی خبرِ شہادت

(ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ جلد۲ ص ۷۳ میں ہے کہ)

عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مُشمعل اسدی روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مناسک حج بجالا چکے تو ہماری پہلی کوشش یہی تھی کہ جتنا جلدی ہو سکے اپنے آپ کو حضرت امام حسین علیہ السلام تک جا پہنچائیں اور ان کے حالات سے باخبر ہو جائیں، چنانچہ ہم نے جلدی جلدی سفر کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ منزلِ ''زرود'' پر پہنچ گئے، یہاں پر قیام کی غرض سے سامان اتارا، تو دیکھا کہ ناگاہ دور سے اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص گرد و غبار میں سے ظاہر ہوا، لیکن جب اس نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو اپنا اصل راستہ تبدیل کر لیا، امام علیہ السلام نے ایک لحہ تک تو انتظار کیا کہ اس سے ملاقات کریں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور امام نے اپنا سفر جاری رکھا۔

ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس شخص کے پاس جا کر کوفہ کے احوال و حوادث کے بارے میں معلوم کریں، چنانچہ ہم جلدی سے اس کے پاس گئے اور سلام کیا

اس نے کہا: وعلیکم السلام

ہم نے پوچھا: کون ہوتے ہو؟

بہر حال زہیر بن قین امام عالیمقام علیہ السلام کے ساتھ کربلا پہنچے اور افتخار اور اعزاز کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرما کر خدمت رسول میں سرخرو اور سرفراز ہو کر پیش ہوئے"

۱۳۔ ثعلبیہ
(منگل ۲۲/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد ص ۲۷۶) یہ جگہ بنی اسد کے ایک شخص "ثعلبہ" نامی سے منسوب ہے جس نے یہاں پانی کیلئے کنواں کھودا تھا، مکہ کے راستے پر شقوق کے بعد واقع ہے۔ یہاں ایک گاؤں تھا جو اب ختم ہو چکا ہے۔

(الامام الحسینؑ واصحابہ جلد ۱ ص ۱۹۶ میں ہے کہ) زُہیر بن قین کی ملاقات کے بعد امام عالی مقام علیہ السلام نے "زرود" سے کوچ فرمایا اور ۲۲/ذی الحجہ بروز منگل بوقت غروب اسی جگہ پر پہنچے۔

مسلم بن عقیلؑ کی خبرِ شہادت

(ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ جلد ۲ ص ۷۳ میں ہے کہ)

عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مُشمعل اسدی روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مناسک حج بجالا چکے تو ہماری پہلی کوشش یہی تھی کہ جتنا جلدی ہو سکے اپنے آپ کو حضرت امام حسین علیہ السلام تک جا پہنچائیں اور ان کے حالات سے باخبر ہو جائیں، چنانچہ ہم نے جلدی جلدی سفر کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ منزلِ "زرود" پر پہنچ گئے، یہاں پر قیام کی غرض سے سامان اتارا، تو دیکھا کہ ناگاہ دور سے اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص گرد و غبار میں سے ظاہر ہوا، لیکن جب اس نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو اپنا اصل راستہ تبدیل کر لیا، امام علیہ السلام نے ایک لحہ تک تو انتظار کیا کہ اس سے ملاقات کریں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور امام نے اپنا سفر جاری رکھا۔

ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس شخص کے پاس جا کر کوفہ کے احوال و حوادث کے بارے میں معلوم کریں، چنانچہ ہم جلدی سے اس کے پاس گئے اور سلام کیا

اس نے کہا: وعلیکم السلام

ہم نے پوچھا: کون ہوتے ہو؟


عراق
دجله
فرات
بغداد
دمشق
کربلا
نینوا
کوفه
قصر بنی مقاتل
عین الرهمیه
نجف
عذیب الهجانات
بیضه
ذوحسم
مغیثه
واقصه
شراف
بصره
قرعاء
بطن عقبه
قاع
زباله
شقوق
بطان
ثعلبیه
حائل
زرود
خزیمیه
اجفر
فید
توز
سمیرا
حاجر
نقره
مغیثه الماوان
ماء السلیله
ریاض
عمق
مدینه
معدن بنی سلیم
افیعیه
مسلح
غمره
دریای سرخ
ذات عرق
صفاح
تنعیم
جده
بستان بنی عامر
مسیر حرکت امام حسین(ع)